عورت چار شادیاں کیوں
نہیں کرسکتی؟
مصنف
فیضِ ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح
مدظلہ العالی
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

عورت چار شادیاں کیوں نہیں کر سکتی؟

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی دامت برکاتہم القدسیہ

()......☆......☆......☆......()

()......☆......☆......()

()......☆......()

﴾مقدمہ﴿

الحمد لولی الحمد علی الدوام وھو الواحد العلام والصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والبرکۃ علی رسولہ وحبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ واولیاء امتہ علی التوالی والانسجام الی یوم القیام.

تمام تر تعریفیں اس خداعزوجل کے لئے جس نے اپنا رسول ﷺ بھیج کر ہم پر احسان وانعامِ عظیم فرمایا۔اور اس کے ذریعے صراطِ مستقیم کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔ ہمیں اس کی تعظیم وتوقیر وتکریم کا حکم فرمایا۔اور ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض کردیا کہ وہ رسول مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ ،اس کے نزدیک اس کی جان ومال ، ماں باپ ، بھائی بہن اور اولاد سے زیادہ محبوب ہوں ۔اس مکرم رسول ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ جب تک ستاروں کا طلوع وغروب ہے درود وسلام اور اللہ عزوجل کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔

(آمین یارب العالمین)

دنیا میں اس وقت کئی مذاہب اور ادیان موجود ہیں۔ ہر ایک مذہب سے وابستہ افراد کا اپنا الگ اجتماع ہے ہر دین ومذہب کا ماننے والا اپنے نظام کو مبنی برصواب ، بہترین اور مکمل تصور کرتا ہے۔ایسے حالات میں ایک عام اور علم سے خالی شخص کے لئے یہ فیصلہ کرنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ کس دین ومذہب کو اختیار کرے؟ اور اس کی اتباع واطاعت کے ذریعے دارین کی سعادت حاصل کرے، اس عقدہ کے حل کے لئے جب ہم کلام اللہ یعنی قرآن مجید سے رجوع کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ﴾دینِ اسلام﴿ کے سوا ہر دین ومذہب باطل ، اور نامکمل ہے۔ اسلام ہی حق مذہب اور دینِ فطرت ہے۔چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (پارہ ۳،سورۃ ال عمران، ایت ۱۹)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

ایک مقام پر صاف ارشاد فرمادیا کہ سوا دینِ اسلام کوئی اور دین ہرگز قبول نہ ہوگا۔ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (پارہ ۳،سورۃ ال عمران، ایت ۸۵)

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اُٹھانے والوں میں) سے ہے۔

پھر تیسرے مقام پر اپنی رضا کی نوید اور خوشنودی کا مژدہ سناتے ہوئے فرمایا:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (پارہ ۶،سورۃ المآئدۃ، ایت۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

چونکہ دین اختیار کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس دنیا میں دین کے عقائد و اصول اور ضابطۂ حیات کے تحت زندگی بسر کی جائے۔ تاکہ قلبی سکون کے بعد خالق کونین کی خوشنودی حاصل ہو، اور عالمِ آخرت میں آرام و راحت نصیب ہو۔ اس لئے یہ مقصد اُسی دین سے حاصل ہوسکتا ہے جس کے عقائد، طرزِ عمل، ضابطۂ حیات، مسائل حیات کے حل، مالک حقیقی کی عبادت اور پرستش کے طریقے، فلاح و بہبود، معاشرت اور مباشرت کے وہ اصول و ذرائع جنہیں انسان کو اختیار کرنا ہے، سب اسی حاکم حقیقی کے بتائے ہوئے ہوں۔ جس کی ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے کہ اس کے بتائے ہوئے عقائد اور دستورِ حیات کے مطابق زندگی گذار کر اس کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے اور دارین کی ابدی وسرمدی نعمتوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا جس دین کے ایسے اصول، عقائد اور اعمال ہوں۔ وہی دین، دین برحق ہے۔ اور یہ دین برحق حضور نبی کریم ﷺ کا لایا ہوا دین ﴿اسلام﴾ ہے۔

دینِ اسلام کے احکام و ہدایات، زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔ مہد سے لحد تک کی زندگی کے سارے احکام بالتفصیل موجود ہیں۔ مالک حقیقی کی عبادت کے طریقے، کسبِ حلال کے اصول، سیاست کرنے کے انداز، نزاعات و مقدمات کے فیصلے، قوانین و وراثت کے احکام، اکل و شرب کے آداب، نشست و برخاست، چلنے پھرنے، سونے اور جاگنے کے طریقے، امورِ خانگی کے معاملات، آدابِ مباشرت و معاشرت کے اطوار۔ الغرض! عقائد ہوں یا اعمال، انسانوں کے ساتھ معاملات ہوں یا خدا عزوجل کے ساتھ۔ سب کے متعلق اسلام میں احکام و ہدایات موجود ہیں۔ حتیٰ کہ قضائے حاجت اور طہارتِ اصغر و اکبر کے حصول کے طریقے بھی دینِ اسلام میں شرح و بسط کے ساتھ بیان فرما دیئے گئے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تعلیماتِ دین اسلام کی یہ ہمہ گیری اس کی تکمیل کی دلیل بے مثیل ہے۔

ایک سوال جو عموماً جدید تعلیم و تہذیب سے متاثر عورتیں کرتی ہیں کہ اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی مگر

عورت ایک وقت میں ایک ہی خاوند کے نکاح میں رہ سکتی ہے ایسا کیوں ہے؟ یہ طبقۂ نسواں کے ساتھ ناانصافی، بے عدلی اور ظلم ہے۔ اگر یہ عورتیں ذرا غور و فکر سے تعلیمات و احکامات اسلام کا مطالعہ کرتیں تو ہرگز ایسا مبنی بر جہل سوال نہ کرتیں۔
اس سوال کا آسان اور سیدھا جواب تو یہ ہے کہ مردوں کو بیک وقت چار عورتوں کو نکاح میں رکھنے کی اجازت اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرحمت فرمائی ہے۔ جو عالم الغیب والشہادہ اور حاکم مطلق ہے۔ اس کے ہر حکم و فیصلے میں کثیر حکمتیں پنہاں ہیں ہماری عقلیں اس کے احکام میں پوشیدہ اسرار کو جاننے سے عاجز و قاصر ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (پارہ۴، سورۃ النساء، ایت۳)

ترجمہ: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اور شرع اسلام نے عورت کو بیک وقت ایک مرد سے زائد نکاح کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جیسا کے پچھلے صفحات میں آپ نے پڑھا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور دین فطرت ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری کامل رہنمائی فرماتا ہے۔ تو ایسے دین و مذہب کی باتوں کو، اس کے بیان کردہ احکامات کو تسلیم کرلینا اور اس کے متعلق اپنے دل میں کسی قسم کی کجی نہ لانا ہی ایمان کامل و یقین محکم کی دلیل ہے۔ جسے یہ جدید تعلیم یافتہ عورتیں ناانصافی قرار دے رہی ہیں۔ یہی صحیح انصاف ہے۔ یہی بے عدلی ان کے حق میں عین عدل ہے۔ یہ ظلم نہیں بلکہ لطف و کرم و رحم ہے۔
زیرِ نظر رسالہ "عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟" مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی کا تصنیف کردہ ہے۔ رسالہ کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ابتداء میں یہود و نصاریٰ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کی کثرت ازواجِ مطہرات پر طعن و اعتراض کیا گیا ہے اس کا دندان شکن جواب مرحمت فرمایا ہے۔ اس کے جواب کے لئے قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ موجودہ بائبل و دیگر نصاریٰ کی کتب کے حوالہ جات سے مسئلہ کو مبرہن فرمایا ہے۔
دوسرا اعتراض یہی کہ عورت بیک وقت ایک سے زائد نکاح کیوں نہیں کرسکتی۔ اس کو بھی قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ عقلی دلائل و اقوال دانشوران کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔ اگر ہماری معترض مسلمان عورتیں بنظر انصاف، تعصب کی عینک اُتار کر رسالۂ ھٰذا کا مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ یہ اعتراض کافور ہو جائے گا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ مولیٰ کریم عزوجل اس رسالہ کے ذریعے مسلمان عورتوں کی اصلاح فرمائے۔ اور قبولیت عامہ کا شرف مرحمت فرمائے۔ اور مصنف موصوف کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے علوم سے مستفید و مستفیض ہونے کی سعادتِ عظمیٰ مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین والحمد للہ رب العالمین

حضرت مولانا ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری صاحب سلمۂ ربہٗ کے اصرار و حکم پر چند شکستہ کلمات کا مجموعہ احاطۂ تحریر میں لانے کی جسارت کی ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

الفقیر القادری محمد یوسف اویسی رضوی غفرلہٗ

۱۸، رمضان ۱۴۲۵ھ ۲ نومبر ۲۰۰۴ء بروز منگل

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ایک عرصہ سے بعض خواتین نئی تہذیب کے اثر سے سوال کرتی ہیں کہ مرد کو اسلام میں چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے لیکن عورت کو ایک شوہر پر اکتفاء کا حکم ہے اس کی عقلی دلیل کیا ہے۔ اس پر بڑھ کر عیسائیوں نے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کیا ہے کہ اُمّت کو صرف چار نکاح کا جواز اور خود، نو، گیارہ، تیرہ بلکہ اس سے بھی زائد نکاح کیے۔

فقیر نے ان دونوں سوالات پر یہ رسالہ لکھا ہے۔ لیکن الحمد للہ حضور ﷺ پر اعتراض کے جوابات کے لئے علیٰحدہ رسالہ بھی ہے۔

سب سے پہلے یہ کہ مسلمان عورتوں کو تو اس طرح کا سوال مناسب نہیں کیونکہ جب وہ اپنے رسول ﷺ کا کلمہ پڑھ چکیں تو اب ان کے آگے عقلی ڈھکوسلے کس کام کے، یہاں کا اصول تو ہے

؎ عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ

اس کے باوجود فقیر جوابات لکھے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) پہلے نصاریٰ کے اعتراض کا جواب حاضر ہے وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے زیادہ شادیاں کیوں کیں۔

جواب:...... بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے حالات بتاتے ہیں کہ انہوں نے بھی بہت زیادہ شادیاں کیں۔ نیز

اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں یوں دیا ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّۃً (پارہ ۱۳، سورۃ الرعد، ایت ۳۸)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں اور بچے کئے۔

فائدہ:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ سے خطاب فرماتا ہے کہ آپ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ہم نے ان کو عورتیں دیں جیسا کہ تمہیں دیں۔ اس کی تفصیل بائبل میں پائی جاتی ہے۔ (۱) چنانچہ حضرت ابراہیم کے ہاں تین بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب ۱۱ آیہ ۲۹۔ باب ۱۶۔ آیہ ۳۔ باب ۲۵۔ آیہ اوّل) (۲) حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں (پیدائش باب ۲۹۔ باب ۳۰، آیہ ۴ و ۹) ان چار میں سے راحیل کی نسبت لکھا ہے:

"راحیل خوبصورت اور خوشنما تھی۔ یعقوب نکاح سے پہلے راحیل پر عاشق تھا۔" (پیدائش باب ۲۹۔ آیہ ۱۷۔ ۱۸)

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں (خروج باب ۲۔ آیہ ۲۱۔ اعداد باب ۱۲۔ آیہ اول) (۴) حضرت جدعون نبی کی بہت سی بیویاں تھیں۔ جن سے ستر لڑکے پیدا ہوئے (اقضاۃ باب ۸۔ آیہ ۳۰) (۵) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاں بہت سی بیویاں تھیں (اول سموئیل باب ۱۸۔ آیہ ۲۷۔ باب ۲۵۔ آیہ ۴۲۔ ۴۳۔ دوم سموئیل۔ باب ۳۔ آیہ ۲ تا ۵۔ باب ۵۔ آیہ ۱۳) حضرت داؤد علیہ السلام نے حالت پیری میں ابی ساج سونمی سے نکاح کیا تا کہ وہ گرم رہیں (اول سلاطین باب اوّل) (۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بہت عورتیں تھیں۔ چنانچہ اوّل سلاطین (باب ۱۱۔ آیہ ۳۔ ۴) میں یوں ہے:

"اس کی سات سو جورواں بیگمات تھیں اور تین سو حرمیں۔ اور اس کی جوروں نے اس کے دل کو پھیرا۔ کیونکہ ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑھا ہوا تو اس کی جوروں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کیا۔"

پس ثابت ہوا کہ ایک سے زائد زوجہ کا ہونا نبوت کے منافی نہیں۔

ازالۂ وہم:

بائبل میں جو پیغمبروں کی نسبت دریدہ دہنی کی گئی ہے ہم اسے غلط سمجھتے ہیں اور پیغمبروں کو معصوم جانتے ہیں۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

شرعی جواب:

حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حبب الی من الدنیا النسآء والطیب وجعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ۔

(نسائی، باب حب النساء)

ترجمہ: دنیا سے میرے لئے عورتیں اور خوشبو محبوب بنائی گئی اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی۔

فائدہ: اس حدیث کے معنی میں دو قول بیان کئے جاتے ہیں۔ایک یہ کہ حب ازواج زیادہ موجب ابتلاء وتکلیف اور بمقتضائے بشریت آنحضرت ﷺ کے ادائے رسالت سے غافل ہونے کا اندیشہ ہے مگر اس کے باوجود حضور ﷺ اس سے کبھی بھی غافل نہ رہے۔تو اس سے معلوم ہوا کہ حبِ نساء میں حضور ﷺ کے لئے مشقت زیادہ اور اجر اعظم ہے۔ دوسرے یہ کہ حبِّ نساء اس واسطے ہوا کہ حضور ﷺ کے خلوات اپنی ازواج کے ساتھ ہوں۔اور مشرکین جو آپ کو ساحر و شاعر ہونے کی تہمت لگاتے تھے وہ جاتی رہے۔بس عورتوں کا محبوب بنایا جانا آپ کے حق میں لطفِ ربانی ہے۔غرض بہر صورت یہ حُبّ آپ کے لئے باعثِ فضیلت ہے۔

اس حدیث کے اخیر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ محبت آنحضرت ﷺ کے لئے اپنے پروردگار کے ساتھ کمالِ مناجات سے مانع نہیں۔بلکہ حضور ﷺ باوجود اس محبت کے اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے متوجہ ہیں کہ اس کی مناجات میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں۔اور ماسوا میں آپ کے لئے ٹھنڈک نہیں۔پس حضور ﷺ کی محبت حقیقت میں صرف اپنے خالق تبارک وتعالیٰ کے لئے ہے۔اور حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ حبِ نساء جب حقوقِ عبودیت کے ادا میں مخل نہ ہو، بلکہ انقطاع الی اللہ کے لئے ہو تو وہ از قبیل کمال ہے۔ورنہ از قبیل نقصان ہے۔

فائدہ: شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جو چار سے زیادہ ازواج کی اجازت دی گئی۔اس میں بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بواطن شریعت وظواہر شریعت اور وہ امور جن کے ذکر سے حیا آتی ہے اور وہ جن کے ذکر سے شرم نہیں آتی یہ سب بطریق نقل امت تک پہنچ جائیں۔چونکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ شرمیلے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے چار سے زائد عورتیں جائز کردیں جو شرع میں سے نقل کریں حضرت کے افعال آنکھوں دیکھے اور اقوال کانوں سنے جن کو حضور مردوں کے سامنے بیان کرنے سے حیاء کرتے تھے وہ اُمت کے سامنے ظاہر ہو جائے۔اسی لئے حضور ﷺ کی ازواج کی تعداد کثیر ہوگئی تاکہ اس آپ ﷺ کے قول وافعال کے نقل کرنے والے

زیادہ ہوجائیں۔ازواج مطہرات ہی سے غسل وحیض وعدت وغیرہ کے مسائل معلوم ہوئے۔

یہ کثرت ازواج حضور ﷺ کی طرف سے معاذ اللہ شہوت کی غرض سے نہ تھی۔اور نہ آپ وطی کو العیاذ باللہ لذت بشریہ کے لئے پسند فرماتے تھے۔عورتیں آپ کے لئے صرف اس واسطے محبوب بنائی گئیں کہ وہ آپ سے ایسے مسائل نقل کریں جن کے زبان پر لانے سے حضور ﷺ شرم وحیا کرتے تھے۔پس آپ بدیں وجہ ازواج سے محبت رکھتے تھے کہ اس میں شریعت کے ایسے مسائل کے نقل کرنے پر اعانت تھی۔ازواج مطہرات نے وہ مسائل نقل کئے جو کسی اور نے نہیں کئے۔ چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ کے منام اور حالتِ خلوت میں جو نبوت کی آیات بینات دیکھیں اور عبادت میں آپ کا جو اجتہاد دیکھا اور وہ امور دیکھے کہ ہر ایک عاقل شہادت دیتا ہے کہ وہ صرف پیغمبر میں ہوتے ہیں اور ازواج مطہرات کے سوا کوئی اور ان کو نہ دیکھ سکتا تھا۔یہ سب ازواج مطہرات سے مروی ہیں۔اس طرح حضور ﷺ کی کثرت ازواج سے نفع عظیم حاصل ہوا۔(زہر الربیع للسیوطی وحاشیہ سندھی بر نسائی)

عقلی دلائل:

مرد چار عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے لیکن عورت صرف ایک شوہر پر اکتفاء کرے اس کے وجوہ یہ ہیں:

1)......مرد کا مادہ فاعلی اور عورت کا مادہ منفعلی ہے یعنی مرد بمنزلہ فاعل کے ہے اور عورت بمنزلہ مفعول کے اور یہ قطعی فیصلہ ہے کہ فاعل کے مفاعیل متعدد ہوسکتے ہیں لیکن مفعول کا فاعل صرف ایک ہوتا ہے۔

2)......اللہ تعالیٰ نے عورت کو کھیتی فرمایا **کماقال تعالیٰ:**

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (پارہ۲،سورۃ البقرۃ،ایت۲۲۳)

ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

کھیتی مشترک نہیں ہوسکتی ایک ہی کی کھیتی رنگ لاتی ہے اسی میں دوسروں کو پہلے تو شریک نہیں کیا جاسکتا اگر ہوگی تو جھگڑے اُٹھ کھڑے ہوں گے اسی لئے اسلام نے ایک عورت کے بجائے چار کا حکم دیا تا کہ کھیتی پھل پھول لائے اور یہی مشاہدہ ہر ایک کر رہا ہے کہ باغ آدم آج کتنا سرسبز وشاداب ہے کہ اگرچہ کھیتی کو اجاڑنے کے اسباب زوروں پر ہیں لیکن جتنا صحیح طریقہ سے ہورہی ہے اسی کی برکت ہے کہ بہار آدمیت جوش جوبن میں ہے۔

3)......مطالعہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے چند ایک کے ہر ایک اہل مذہب نے اس پر زور دیا کہ عورت کی فطرت مرد کے مقابلہ میں بہت کمزور اور کم درجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (پارہ ۵،سورۃ النساء،ایت ۳۴)

ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر۔

اور فرمایا:

وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ (پارہ ۲،سورۃ البقرۃ،ایت ۲۲۸)

ترجمہ: اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔

قاعدہ ہے کہ قرآن مجید کا عموم عام ہی رہتا ہے ان دونوں میں مرد کی برتری نہ صرف عزت وعظمت پر موقوف ہے بلکہ بہمہ طور مرد عورت سے برتر ہے وہ قوت علمی ہو یا عملی وہ طاقت ظاہری ہو یا باطنی،اس قاعدہ پر مرد زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کا حق رکھتا ہے عورت کے لئے یہ معاملہ خود اس کے لئے مشکل ہوگا اور اس کی زندگی دوبھر ہوگی۔

4)......مونٹسکو (مغربی دانشور) نے کہا ہے فطرت نے مرد کو قوت وعقل دی ہے اور عورت کو صرف زینت وخوشنمائی۔

فائدہ: اس کا یہ قول قوت وطاقت کا ظاہر ہے کہ مرد ہر لحاظ سے عورت سے قوت وطاقت میں زیادہ ہے (نوادرت قلیل الوقوع ہوتی ہیں والقلیل کا لمعدوم) عربی قاعدہ کلیہ مشہور ہے۔

اور عقل کی کمی تو اور زیادہ ظاہر ہے اور حضور سرور عالم ﷺ نے واضح الفاظ میں ناقصات العقل و الدین فرمایا۔

ایک مغربی دانشور کہتا ہے کہ مرد کی ذکاوت اور ہوشیاری ۲۸ سال کی عمر میں درجۂ کمال کو پہونچتی ہے اور عورت کی ۱۸ سال کی عمر میں اس کے بعد اس کے تعقل وادراک میں کوئی ترقی نہیں ہوتی اسی لئے عورت تمام عمر ایک بچہ بنی رہتی ہے اور مرد اٹھائیس ۲۸ سال کے بعد ترقی در ترقی میں رہتا ہے اسی لئے ایک مرد کامل میں متعدد بچے پرورش پاسکتے ہیں اور اس کی زیر نگرانی زندگی گزارتے ہیں اور یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ایک بچے کی نگرانی میں متعدد مردان کامل زیر پرورش ہوں۔

جب عورت کا یہ حال ہے تو پھر وہ متعدد شوہروں کی کس طرح کفالت کرسکتی ہے جب کہ وہ ایک کی کفالت کے لائق بھی نہیں۔

5)......ایک اور مغربی دانشور روینجر لکھتا ہے کہ عورت ومرد ایک جنس ہیں لیکن ان میں صفات جانبین کا پایا جانا ضروری ہیں یعنی کوئی ایسا مرد نہیں جس میں صرف مردانہ صفات ہوں اور زنانہ نہ ہوں نہ ہی کوئی ایسی عورت ہے جس میں صرف زنانہ صفات ہوں اور مردانہ نہ ہوں بلکہ ہر ایک میں دونوں صفات پائے جاتے ہیں۔ہاں صفات کے غلبہ کا اعتبار ہوتا ہے

اورظاہر ہے کہ مرد میں مردانہ صفات کا زنانہ صفات پر غلبہ ہے۔ اسی لئے وہ اپنے قابو میں متعدد عورتیں رکھ سکتا ہے اور عورت مغلوبیت الصفات ہونے کی وجہ سے متعدد مردوں کو قابو رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔اس کی نظیر مرغیوں سے دی جاسکتی ہے کہ ایک مرغا متعدد مرغیوں کو زیرنگرانی رکھتا ہے اور تمام مرغیوں پر اپنے غلبہ کی وجہ سے انڈے پیدا کراتا ہے یہ نہیں دیکھا گیا کہ ایک مرغی متعدد مرغوں کو اپنے زیر نگرانی رکھے۔خواجہ سرا (ہیجڑا) میں چونکہ دونوں صفات مردانہ، زنانہ مساوی ہیں اسی لئے وہ مرد ہے نہ عورت۔

مذکورہ بالا دلیل سے واضح ہوا کہ عورت کے لئے ایک شوہر کافی ہے۔متعدد شوہر کا اس میں مادہ نہیں ہے۔

6)......عورت ہر ماہ عارضہ ماہواری میں مبتلا رہتی ہے اگر وہ صاحب اولاد ہے تو بھی اور دودھ پلانے کے دوران بچہ کی تربیت میں مصروفیت کی وجہ سے ایک شوہر کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے لئے کوہ گراں ہوگی چہ جائیکہ وہ ایک سے زائد کی شامت گلے کا ہار بنائے۔

7)......عورت میں اگرچہ خواہش نفسانی مرد سے زائد ہی لیکن بوقتِ ضرورت اسے دبانے کی مرد سے زیادہ باہمت ہے یہی وجہ ہے کہ بعض خواتین شوہر کے مرجانے کے بعد بقایا زندگی بے شوہر گزار سکتی ہیں اگرچہ یہ طریقہ غلط ہے لیکن اس کی ہمت وحوصلہ قابل ستائش ہے بخلاف مرد کے کہ وہ بے حوصلہ ہے وہ اپنے انجام کی بربادی اور شرعی سزا اور لوگوں کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر اپنی خواہشات سے بے قابو ہوکر غلط کاریوں کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ اتنا بے ہمت اور کم حوصلہ ہے کہ محارم یہاں تک کہ ماں، بہن، بیٹی، بہو سے غلطی کے ارتکاب کی شہرت عام ہے۔ بنابریں عورت ایک شوہر پر اکتفاء کرسکتی ہے لیکن مرد کو متعدد عورتیں بھی کم متصور ہوتی ہیں اگر حیا باختہ ہے تو اپنی زوجہ کے ہوتے بھی غیروں کی دہلیز پر ناچتا ہے۔اور یہ واقعات بھی عام ہیں۔شواہد ثابت کرتے ہیں کہ مرد اپنی خواہشات پر قابو پانے سے عاجز ہے اور عورت بہت بڑی باہمت وباحوصلہ ہے اسی لئے وہ ایک پر اکتفاء کرسکتی ہے بلکہ شوہر مردانگی میں صحیح اترتا ہے تو وہ اس پر شاد باغ ہے ایک سے زائد سے نفرت کا مظاہرہ کریگی۔ پھر شوہروں کا اس کے ساتھ جو برتاؤ ہوگا بلکہ ان کا آپس میں جو حال ہوگا وہ میدان دنگل سے کم نہ ہوگا اس طرح سب کی زندگی دوبھر ہوگی بلکہ کئی کنبے لڑائی جھگڑے کی زد میں آجائیں گے بلکہ عصبیت کی خرابی ترقی کرتے ہوئے نسل درنسل خونریزی اور جنگ رہے گی پھر ہر عورت کے لئے متعدد شوہر کی اجازت عالم دنیا عالم کارزار (جنگ) بن جائیگا کہ امن وسلامتی کا نشان نہ ملے گا۔اور ایسا معاشرہ کوئی مذہب بھی نہیں چاہتا بلکہ ہر مذہب امن وسلامتی کے لئے جدوجہد میں ہے۔

8)......عورت بعد بلوغ صرف چند سال یعنی تیس، چالیس سال تک اپنی قوت وطاقت کی حامل ہے اس کے بعد خواہش تو تامرگ ہوتی ہے لیکن جوش وجنوں کی کیفیت نہیں رہتی۔

حکایت:

نفحة اليمن میں ہے کہ ایک شخص گٹھڑی کاندھے پر رکھ کر کعبہ کا طواف کررہا تھا کسی نے کہا بھائی گٹھڑی اتار دے تاکہ طواف میں آسانی ہو اس نے کہا یہ گٹھڑی میری ماں ہے۔ اسے بھی طواف کرارہا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو پھر اس کا کسی سے بیاہ کردے۔ وہ شخص ناراض ہونے لگا کہ میری بوڑھی ماں کے لئے ایسے کہتے ہیں، گٹھڑی کے اندر سے بوڑھی ماں نے بیٹے کی پیٹھ پر مکّہ مار کر کہا کہ وہ بات سچی کہتا ہے اور تو اس سے ناراض ہورہا ہے۔

فائدہ: اس حکایت میں خواہش کے وجود کی دلیل ہے جوش وجنوں کی بات نہیں اسی لئے وہ ایک شوہر سے گزارا کرسکتی ہے متعدد شوہروں کے لئے اس کے پاس سرمایہ نہیں بخلاف مرد کے کہ وہ کافی مدت خواہش نفسانی کا حامل ہے اگرچہ بوڑھا ہوجاتا ہے تو بھی جوش وجنون نہ سہی لیکن شرارتِ نفس کا غلبہ اور بڑھ جاتا ہے اسی لئے اس کا دورانِ جوانی ایک پر اکتفاء کرنا اس کی ہمت ہے۔

9)......عورت میں شہوانی خواہشات اور جسمانی لذت کا غلبہ ہے لیکن فطرتی حیاء وشرم ان کے اظہار سے مانع ہے اور وہ صرف اپنے مرد کو اپنے ذوق کی تسکین کا سبب سمجھتی ہے اسی لئے وہ صرف ایک کی ہی رہ سکتی ہے کیونکہ وہ اپنے ذوق کو زیادہ افشاء واظہار سے گریز کرتی ہے بخلاف مرد کے کہ وہ ایسی صفات سے محروم نہیں تو کامل بھی نہیں۔

(الاماشاء الله تعالیٰ)

10)......عورت کو شوہر کے فقدان پر سہیلیوں سے دل کے بہلنے کا سامان میسر آجائے تو پھر وہ کسی دوسری طرف دھیان نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ خواتین کثرتِ سہیلیوں پر فخر کرتی ہیں خصوصیت سے ایسی سہیلی جو اس کے مزاج کے موافق ہو تو اس کے لئے وہ سہیلی راحت جان ہے۔ بخلاف مرد کے کہ اسے دوستوں کی کثرت کا کوئی خیال نہیں اگر کوئی ایک آدھا دوست میسر آگیا تو وہ صرف گپ شپ تک محدود ہوتا ہے اس کی دل کی دنیا آباد نہیں کرسکتا۔

کند همجنس باهمجنس پرواز:

ہمارے موقف مذکور پر زمانہ اقدس کی ایک کہانی شاہد ہے:

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ معظمہ میں ایک عورت تھی جس کا کام تھا کہ وہ قریش کی عورتوں کو

ہنساتی تھی جب عورتوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو وسعت بخشی تو وہ بھی مدینہ شریف آ گئی۔ میں نے اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں مہمان ہوئی تو کہا گیا کہ وہ فلاں عورت کے ہاں مہمان ٹھہری اور وہ بھی ہنسانے والی مشہور تھی۔ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور سرور عالم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کہ فلاں ہنسانے والی عورت مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے آئی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ کہاں مہمان ہوئی۔ ہم نے کہا مدینہ منورہ کی فلاں عورت جو یہاں مدینہ طیبہ میں عورتوں کو ہنساتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

الحمد للّٰہ ان الارواح جنود مجندة..... الخ

یعنی تمام لوگ ایک بڑا لشکر تھے ارواح عالم ارواح میں ایک دوسرے سے متعارف ہوئے تو آج محبت کرتے ہیں جن کی شناسائی نہ ہوئی تو یہاں اختلاف میں رہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

بيني و بينك في المحبة نسبة
مستورة عن سر هذا العالم
نحن اللذان تحابت ارواحنا
من قبل خلق اللّٰه طينة آدم

ترجمہ: تیرے اور میرے مابین محبت کے بارے میں ایک نسبت ہے جو اس عالم سے پوشیدہ ہے۔ ہم وہ ہیں جو رُوحیں آپس میں محبت کرتی تھیں جب کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کا گارا بھی نہیں بنایا تھا۔

حضرت حسین کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

جاذب ھر جنس راھم جنس داں
جنس برجنس است عاشق جاوداں
تلخ باتلخاں یقیں ملحق شود
کے دم باطل قرین حق شود
طیبات آمد بسوئے طیبین
الخبیثات للخبیثین است ھمنشین

ترجمہ: ہم جنس کو ہم جنس کھینچتا ہے اس لئے کہ ہم جنس اپنے ہم جنس کا عاشق ہے۔ کڑوے کو یقیناً کڑوے سے الحاق ہوتا ہے۔ باطل ایک گھڑی کے لئے بھی حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ طیبات کو طیبین کی طرف میلان ہوتا ہے اور خبیثات کو خبیثین سے تعلق ہوتا ہے۔ (روح البیان)

11)...... اگر چہ ہم عام بشر رسول اللہ ﷺ کسی معاملہ میں مثلیت کا دم نہیں بھر سکتے لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کی ظاہری بشریت کے اطوار بشریت عامہ کی رہبر ہے اور اسی پر بشریت عامہ اپنی تعمیر کرے۔

منجملہ آپ کی زندگی مبارک کے اطوار کے ایک قوت و طاقت کا شبہ بھی ہے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت و طاقت مرداں بہ نسبت خواتین کے بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار سے بھی زائد بیبیوں کو عقد نکاح سے نوازا۔ آپ ﷺ کی ظاہر قوت و باطنی طاقت کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

بشری قوت لتعلیم الامۃ:

دنیا میں آپ ﷺ نے ظاہری قوت و طاقت کے اعتبار سے بچپن سے لے کر وصال شریف تک اسی طرح زندگی بسر فرمائی جیسے عام بشر گذارتے ہیں جس کی چند مثالیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا اور وہ آپ ﷺ نے اسی طرح کر دکھلائیں اس لئے تاکہ بشروں کو بشریت کی تعلیم ہو کہ ایسی کمزوریوں کے وقت انسان کو کیا کرنا چاہیے تاکہ قدسیوں سے بھی بشر آگے بڑھ جائے۔

نوری بشریت کی قوت وطاقت:

فقیر عام بشری طاقت کے بیان سے پہلے نوری بشریت کی طاقت کی مثالیں قائم کرتا ہے:

(۱) روح البیان شریف میں ہے کہ قیامت میں دوزخ کو ایک ہزار لگام سے جکڑا جائے گا اس کی ایک ایک لگام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جسے کھینچ کر میدان حشر میں لائیں گے۔ دوزخ اپنی طاقت سے باگیں توڑ کر کفار پر حملہ کریگی اور اس کی تمام باگیں ٹوٹ جائیں گی اور وہ میدان حشر کو لتاڑتی ہوئی کہے گی آج میں ان سے بدلہ لوں گی جو رزق خدا کا کھاتے اور پرستش غیر کی کرتے۔ اسے سوائے نبی پاک ﷺ کے کوئی نہ روک سکے گا آپ ﷺ اپنے نور مبارک سے اس کا مقابلہ کر کے اسے میدان حشر سے ہٹادیں گے حالانکہ ہر فرشتے کی قوت و طاقت اتنی زبردست ہوگی کہ وہ زمین اور اس کے تمام پہاڑوں کو اکھیڑ کر اوپر کو لے جائے لیکن باوجود اسکے وہ تمام فرشتے دوزخ کے آگے بے بس ہو گئے اور نبی پاک ﷺ اسے بھگادیں گے۔ (روح البیان پارہ ۲۹، ملک، ع ۱ صفحہ ۱۲۹ اردو)

احادیث مبارکہ:

مضمون مذکور کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہوتی ہے:

(۱) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ (دنیا میں) میں نے آگ کو پھونک ماری ورنہ وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔

(روح البیان حوالہ مذکورہ)

دنیا میں نوری بشر کی جسمانی قوت:

عام بشر کی جسمانی قوت کی تشریح کی ضرورت نہیں ہر انسان اپنی قوت کو خوب جانتا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کی قوت بشری ملاحظہ ہو۔

عن مجاهد قال اعطى رسول الله ﷺ قوة بضع واربعين رجلا من اهل الجنة.

(حجۃ اللہ علے العالمین، صفحہ ۶۸۷)

رسول اللہ ﷺ کو اہلِ بہشت کے چالیس مردوں کی طاقت عطا کی گئی۔

ابو نعیم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔ (فتح الباری، ج ۱، ص ۳۹۳)

فائدہ: دنیا میں ہی آپ ﷺ بہشتی لوازمات سے متصف تھے جو کچھ ہم (ا نشاء اللہ تعالیٰ) بہشت میں جا کر پائیں گے وہ آپ ﷺ کو دنیا میں حاصل تھا بالخصوص قوت اور طاقت تو نہ صرف ایک بہشتی بلکہ چالیس کے برابر ہوگی۔

بہشتی مرد کی قوت:

امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ بیان کیا کہ ایک جنتی شخص کو کھانے پینے اور جماع وغیرہ کرنے کی طاقت ایک سو دنیوی مردوں کے برابر حاصل ہوگی۔ (فتح الباری، ج ۱، ص ۳۹۳)

چار ہزار مردوں کی طاقت:

مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں نبی پاک ﷺ کو چار ہزار مردوں کی طاقت حاصل تھی۔

(حاشیہ بخاری)

فائدہ: یہ مسلمہ مسئلہ ہے اس میں کسی مذاہب کو اختلاف نہیں۔

تائید: اس قوت وطاقت کی تائید حضور سرورِ عالم ﷺ سے پہلوانوں کے عجز سے ہوتی ہے کہ پہلوانوں نے آپ

ﷺ کے ساتھ قوت آزمائی توانہوں نے آپ کی طاقت کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

رُکانہ پہلوان:

رُکانہ رُستمِ عرب مشہور تھا اسے اپنی قوت وطاقت پر ناز تھا۔ اسی قوت کے نشہ میں اس نے رسول اللہ ﷺ سے کشتی لڑنے کا چیلنج کردیا۔ آپ ﷺ نے اسے پچھاڑا کہ دیکھتا رہ گیا۔ اس طرح ایک اور پہلوان کا حال مشہور ہے۔

ابوالاسود جمحی:

مروی ہے کہ آپ نے ابوالاسود جمحی کو پچھاڑا تھا۔ جو ایسا طاقتور تھا کہ گائے کی کھال پر کھڑا ہوجاتا۔ دس جوان اس کھال کو اس کے پاؤں کے نیچے سے نکال لینے کی کوشش کرتے۔
وہ چمڑا اپھٹ جاتا۔ مگر اس کے پاؤں کے نیچے سے نہ نکل سکتا تھا اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ''اگر آپ مجھے کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔'' آپ ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا۔ مگر وہ بدبخت ایمان نہ لایا۔

(مواہب لدنیہ)

بہرحال مرد چار عورتوں سے نکاح کا حامل ہے لیکن اسے یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ ان چاروں کے حقوق کی ادائیگی کا حامل بھی ہے یا نہیں۔ ورنہ اسے بھی ایک پر اکتفاء ضروری ہے۔
اور خواتین کو صرف غیروں کے اکسانے پر بھی اپنے نبی کریم ﷺ کے نظام کے سامنے سرتسلیم خم کرنا ضروری ہے ورنہ ہلاکت وتباہی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

تتمہ : فتویٰ اویسی:

یہی سوال فقیر سے ہوا اس کا جواب فتاویٰ میں درج ہے۔ چونکہ موضوع کے مناسب اور نہایت مفید ہے فلہٰذا بطور تتمہ رسالہ ھٰذا میں درج کیا جارہا ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

استفتاء: عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

حضرت قبلہ مفتی مولانا فیض احمد اُویسی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی!

سوال نامہ ڈنمارک سے موصول ہوا ہے اگر جواب عنایت فرمادیں تو ادارہ اس کرم پر مشکور ہوگا۔والسلام

نعیم احمد رضوی آفس سیکرٹری

ورلڈ اسلامک مشن پاکستان ۵۰۲۔۵۰۳

ریجنسی مال شاہراہِ عراق صدر ۷۴۴۰۰ کراچی ۰۳

سوال:......

اسلام میں کثیر الازدواجی POLYGAM کی اجازت کیوں ہے اور POLYANDRY (عورت کے لئے بہ یک وقت زیادہ شادیاں) کیوں منع ہے۔اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے تو یہ خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے۔عورتیں بھی چار شادی کا مطالبہ کریں تو ان کو مطمئن کرنے کے کیا دلائل ہیں۔عورتوں میں انصاف رکھنے کا تصور ہی ہے یا عملی صورت بھی؟

جواب:......از مفتی اہلسنّت قبلہ علامہ الحاج اُویسی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! اسلام کے نام لیواؤں بلکہ اس کے عشاق کا کام ہے کہ جو شاہراہ حضور بانیٔ اسلام ﷺ نے بتادی ہے اسی میں اپنی نجات سمجھیں اور بس۔اگرچہ عقل وفہم میں آئے یا نہ۔اس لئے کہ عاشقاں رابدلیل چہ کار۔

ہاں! اسلام کا مخالف اور دشمن، اس نے ماننا ہی نہیں پھر عقلی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ۔البتہ وہ خالی الذھن اُسے سُن کر اس کی اچھائی قبول کرنے کو اپنی عافیت سمجھتا ہے اس کے لئے ہم بھی اپنی استعداد پر افہام وتفہیم پر جدوجہد کرتے ہیں ورنہ نظام اسلام کا ہر شعبہ ہمارے وہم وفہم سے بالاتر ہے۔فقیر آپ کے سوالات کے مختصر جوابات بھیج رہا ہے خدا

کرے بجاہِ حبیبہ الکریم فقیر کی محنت ٹھکانے لگے۔

کثرتِ ازدواج:

یہ تو اسلام کے مخالفین کو بھی تسلیم ہے کہ مذہب اسلام ایک نہایت ہی ستھرا و پاکیزہ دین ہے وہ بے حیائی اور بری باتوں کا سخت مخالف ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ (پارہ ۸، سورۃ الاعراف، ایت ۲۸)

ترجمہ: بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

اور ارشاد فرمایا کہ:

(۲) اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (پارہ ۲۱، سورۃ العنکبوت، ایت ۴۵)

ترجمہ: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو جو حرام فرمایا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ نسب محفوظ رہ سکے ورنہ پتہ ہی نہ چل سکے گا کہ بچہ کس کا ہے اور اُوت کی نسبت کس کی طرف کی جائے اور کس کی طرف نہیں۔ اگر ایک عورت سے متعدد مردوں کا نکاح جائز ہو سکتا تو وہی قباحت یہاں بھی ہوتی نتیجتاً یہ پتہ نہ چل سکتا کہ یہ بچہ کس کا ہے اور انسان کے لئے یہی بہت بڑی بے عزتی ہے کہ وہ حرام زادہ کہلوائے۔ اسلام کا احسان عظیم ہے کہ اس نے انسان کو ایسی بڑی ذلت سے بچایا۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں کچھ عورتوں نے اتفاق کر کے چار چرب زبان عورتوں کو اپنا نمائندہ منتخب کیا کہ وہ جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کریں کہ امیر المؤمنین جب ایک وقت میں ایک مرد چار عورتیں رکھ سکتا ہے تو ایک عورت چار مرد کیوں نہیں رکھ سکتی۔ اسلام ایک عادل مذہب ہے کیا یہ عورتوں پر ظلم نہیں کرتا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کی شرارت کو بھانپ لیا اور آپ نے زبانی کلامی جواب دینے کے بجائے ایک صاف شیشی منگوائی اور چاروں عورتوں کو الگ الگ پانی دے کر فرمایا اپنا اپنا پانی اس میں ڈالو۔ جب وہ تعمیل ارشاد کر چکیں تو آپ نے ارشاد فرمایا "اپنا اپنا پانی پہچانو! انہوں نے اچنبھے سے کہا "یا امیر المؤمنین! پانی کی ہیئت تو ایک ہی طرح ہے اور اس کی ماہیت بھی ایک تو اس کا پہچاننا کیوں کر ممکن ہوگا؟"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بس یہیں ٹھہر جاؤ" مادہ منویہ کی ہیئت بھی ایک ہی طرح کی ہوتی ہے اور اس کی ماہیئت بھی ایک، ایسا نہیں کہ کالے مرد کا مادہ تولید کالا اور گورے مرد کا مادہ سفید ہو تو جس طرح ایک شیشی میں اپنے اپنے

پانیوں کوشناخت (کرنا) محال ہے اسی طرح جب ایک رحم کے اندر متعدد آدمیوں کی منی جمع ہوگی جس سے استقرار حمل ہوگا پھر جب بچہ پیدا ہوگا تو اس کی پہچان بھی ناممکن اور اس کی نسبت کا تعین محال ہو جائے گا۔ بات معقول تھی سب عورتوں کی سمجھ میں آ گئی اور وہ خوش خوش لوٹ گئیں۔

ازالۂ وھم:

یہ تصور کہ اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے اور یہ تو خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے؟

(یہ بھی) غلط ہے کہ (یہ) عارضی بھی ہے اور ہمہ گیر بھی نہیں اس لئے کہ اس سے تو قیافہ بھی مضبوط اور دائمی ہونے کے علاوہ ہمہ گیر بھی ہے کہ قیافہ دان ہر دور اور ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اس میں نہ علم کی ضرورت اور نہ ہی دنیا کی دولت خرچ کرنی پڑے لیکن اسلام نے اسے بھی قبول نہیں کیا تو ٹیسٹ غریب کو کون پوچھے جب کہ یہ عارضی ہے۔ بایں معنی کہ عمر اور صحت و مرض اور اوقات اور علاقہ جات اور غذا و ہوا سے اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے علاوہ ازیں ٹیسٹ (وارثو) اب شروع ہوا ہے تو وہ بھی پڑھے لکھے لوگوں میں اور وہ بھی بہت بڑی تعلیم ڈاکٹری وغیرہ کے بعد کسی قسمت والے کو کوئی سمجھ آجائے تو ورنہ اکثر ایسی تعلیم پر جائداد لٹانے کے باوجود اسی طرح کورے کے کورے اور اسلام کی ہمہ گیر ہونے کے علاوہ عارضی نہیں دائمی، علاقائی نہیں ہر جائی ہیں کہ ہر زمان و مکان اور ہر ایک امیر و غریب کو کام آسکیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (پارہ۲، سورۃ البقرۃ، ایت۱۸۵)

ترجمہ: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

اور ازواج کا اصلی مقصد بھی اولاد اور پھر اس کی عزت و وقار اور زیادہ اہم ہے اور اس کا تحفظ جتنا مضبوط طریقے سے اسلام نے فرمایا ہے اس کے علاوہ اور کسی دین میں نہ ملے گا اس کے علاوہ بھی فقیر مزید دلائل قائم کرسکتا ہے اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کرتا ہے مزید تفصیل و تحقیق اپنی تصنیف ''کثرۃ الازواج'' میں لکھ دی ہے۔

فقط عندی ھذا الجواب واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

جون ۱۹۹۲ء سیرانی مسجد بہاول پور پاکستان

☆☆☆☆☆